سوال

خلع کیا ہے اوراس کا صحیح طریقہ کیا ہے ؟ جب خاوند اپنی بیوی کو طلاق نہ دینا چاہے توکیا طلاق کا وقوع ممکن ہے ؟ اورامریکی معاشرہ کے بارہ میں کیا ہے کہ جب عورت اپنے خاوند کو ناپسند کرتی ہے (بعض اوقات اس لیے کہ وہ دین پرچلنے والا ہے) اس لیے کہ وہ یہ سمجھتی ہے کہ اسے خاوند کوطلاق دینے میں آزادی ہے ۔

جواب

الحمد للہ

بیوی معاوضہ دے کر علیحدہ ہوتواسے خلع کہا جاتا ہے ، اس طرح خاوند معاوضہ لے کر اپنی بیوی کوچھوڑدے چاہے وہ یہ معاوضہ مہر جوکہ خاوند نے دیا تھا وہ ہویا اس سے زیادہ اوریا پھر کم ہو۔

اس کی دلیل اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اورتمہارے لیے حلال نہیں کہ تم نے جوکچھ انہیں دیا ہے اس میں سے کچھ واپس لے لو مگر یہ کہ وہ دونوں اس سے خوفزدہ ہوں کہ وہ اللہ تعالی کی حدود کوقائم نہیں رکھ سکیں گے ، توپھر ان پر کوئی گناہ اورجرم نہیں کہ وہ اس کا فدیہ دیں البقرۃ (229) ۔

سنت نبویہ میں اس کی دلیل ثابت بن شماس رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی کی حدیث ہے ۔

ثابت بن شماس رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اورکہنے لگی : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ثابت بن قیس پر کوئی دینی یا اخلاقی عیب نہیں لگاتی ، لیکن میں اسلام میں کفر کوناپسند کرتی ہوں ۔

تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ آیا تواس کا باغ واپس کرتی ہے ؟ یہ باغ انہوں نے اسے مہر میں دیا تھا ، تووہ کہنے لگی جی ہاں ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، اپنا باغ قبول کرلو اوراسے چھوڑدو ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (5273) ۔

علماء کرام نے اس قصہ سے یہ استنباط کیا ہے کہ جب عورت اپنے خاوند کے ساتھ رہنے کی طاقت نہ رکھے تو ولی الامر اورحکمران اس کے خاوند سے خلع طلب کرے بلکہ اسے خلع کا حکم دے ۔

خلع کی صورت یہ ہے کہ :

خاوند کے عوض میں کچھ لے یا پھر وہ کسی عوض پر متفق ہوجائیں اورپھر خاوند اپنی بیوی کوکہے کہ میں نے تجھے چھوڑدیا یا خلع کرلیا یا اس طرح کے دوسرے الفاظ کہے ۔

اورطلاق خاوند کا حق ہے یہ اس وقت تک واقع نہیں ہوسکتی جب تک وہ طلاق نہ دے ، اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(طلاق اس کا حق ہے جوپنڈلی کوپکڑتا ہے) یعنی خاوند سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2081) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (2041) میں اسے حسن قرار دیا ہے ۔

اسی لیے علماء کرام نے یہ کہا ہے کہ : جسے اپنی بیوی کوطلاق دینے پر ظلم کے ساتھ مجبور کیا جائے اوراس نے طلاق دے دی تو اس کی یہ طلاق واقع نہیں ہوگی ۔ دیکھیں المغنی ابن قدامہ (

352/10)۔

اور آپ نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ بعض اوقات بیوی حکومتی قوانین کے مطابق اپنے آپ کو طلاق دے دے ۔ تو اس کے بارہ میں ہم کہیں گے کہ :

اگر تو یہ کسی ایسے سبب کی بنا پر ہے جس کی بنا پر طلاق مباح ہو جاتی ہے مثلا اگر وہ خاوند کو ناپسند کرنے لگے ، اور اس کے ساتھ زندگی نہ گزار سکے ، یا پھر خاوند کے فسق و فجور اور حرام کام کرنے کی جرات کرنے کی بنا پر اسے دینی اعتبار سے ناپسند کرنے لگے وغیرہ ، تو اسے طلاق کا مطالبہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ، لیکن ایسی حالت میں وہ خاوند سے خلع کر لے اور اس کا دیا ہوا مہر واپس کر دے ۔

اور اگر وہ طلاق کا مطالبہ کسی سبب کے بغیر کرے تو ایسا کرنا اس کے لیے جائز نہیں اور اس حالت میں عدالت کا طلاق کے متعلق فیصلہ شرعی نہیں ہو گا بلکہ عورت بدستور اس آدمی کی بیوی ہی رہے گی ۔

تو یہاں پر ایک مشکل پیش آتی ہے کہ قانونی طور پر تو یہ عورت مطلقہ شمار ہو گی اور عدت گزرنے کے بعد اور کہیں شادی کر لے گی لیکن حقیقت میں بیوی کو طلاق ہوئی ہی نہیں ۔

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے اس جیسے مسئلہ میں کچھ اس طرح کہا ہے :

اب ہمارے سامنے ایک مشکل ہے ، اس کی زوجیت اور عصمت میں رہتے ہوئے کہیں اور شادی کرنا اس کے لیے حرام ہے ، اور ظاہری طور پر عدالت کے حکم کے مطابق اسے طلاق ہو چکی ہے اور جب عدت ختم ہو جائے تو وہ کہیں اور شادی کر سکتی ہے ۔

تو میری رائے یہ ہے کہ اس مشکل سے نکلنے کے لیے ضروری ہے کہ اہل خیر اور اصلاح کرنے والے لوگ ضرور اس مسئلہ میں دخل دیں تا کہ خاوند اور بیوی کے درمیان صلح ہو سکے ، وگرنہ وہ عورت اپنے خاوند کو عوض ادا کر دے تا کہ شرعی طور پر خلع ہو سکے ۔

شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے ملاقات کا دروازہ کھلا ہے نمبر (54) دیکھیں کتاب لقاء الباب مفتوح نمبر (54) (174/3) طبع دار البصیرہ مصر ۔

واللہ اعلم